یوم تکبیر کا تقدس

یوم تکبیر پر فاضل نوجوان جناب مولانا محمد صدیق سبوح کا مضمون شائع کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اس دن کے نام پر اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے۔ نام تجویز کرنے اور اس کا انتخاب کرنے والوں کے لئے اس میں غور و فکر کا ایک پہلو موجود ہے۔ ادارہ

الحمد للہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان ایٹمی طاقت بنا تھا۔ وزیراعظم محمد نواز شریف صاحب نے اسے قومی دن کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا اور اس دن کے لئے مناسب نام تجویز کرنے والے کے لئے انعام بھی مقرر کیا۔

ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا کہ اس دن کے نام کے لئے ہزاروں افراد نے نام ارسال کئے' ارسال کردہ ناموں میں سے کمیٹی نے "یوم تکبیر" کا انتخاب کیا ہے۔

اس نام پر اعتراض نہیں بلکہ کمیٹی کے افراد کی فکر و فہم پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس دن کے لئے وہ نام مناسب ہو سکتا ہے۔ جو ملک پاکستان اور اس کے عوام کو اللہ تعالی کی عطا کردہ صلاحیتوں اور نعمتوں کے اظہار کو نمایاں کرتا' جب اس مبارک موقع پر ہم اللہ تعالی کی عطا کردہ استعداد اور صلاحیت پر خوشی مناتے تو عرش بریں پر ہمارا خالق و مالک بھی خوش ہوتا کہ میرے بندے اس دن میری (طرف سے ایٹمی صلاحیت کی) عظیم نعمت پر مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے کہ رب تعالی جب کسی پر انعام فرماتا ہے تو اس پر اس نعمت کے اظہار کو بہت پسند فرماتا ہے۔ بہرکیف تجویز کردہ منتخب نام میں منعم حقیقی کی عطا کردہ نعمت یعنی ایٹمی ٹیکنالوجی کے اظہار پر جرات اور ملک پاکستان اور عوام کے تحفظ کا بیان اور اظہار نہیں ہے۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ جس شخص سے کوئی عظیم وصف ظاہر ہوا یا جس دن کوئی عظیم کارنامہ سرانجام پایا تو اس کا ایسا نام تجویز کیا گیا جو اس شخص یا اس دن میں اہم کارنامہ سرانجام دینے والوں کی اس خوبی اور وصف کو ظاہر کرتا جو ان قدسی صفات بندوں میں پائی جاتی مثلا اسد اللہ' سیف اللہ' امین الامہ ---- اس طرح یوم الفرقان' یوم الفتح' عام الجماعۃ وغیرہ

کسی دن کا نام اللہ تعالی کی صفت یا اس کی عبادت (مثلا تکبیر' تقوی' صلاۃ) کے اظہار پر نہیں بلکہ بندوں میں خداداد صلاحیتوں کے اظہار پر موسوم کرکے رکھا جاتا ہے۔ اس دن کو مناتے وقت اللہ اکبر کی عبادت' تکبیر و تسبیح تو ضرور کی جائے گی کیونکہ اسی کی توفیق سے تو یہ نعمت اور صلاحیت میسر ہوئی۔

لہذا ہمارے دانشور حضرات پر مشتمل کمیٹی کے افراد کو ایسا نام مقرر کرنا چاہئے جو پاکستانی قوم اور سائنسدانوں کی خداداد صلاحیتوں اور جذبات کو اجاگر کرے مثلا یوم جرات' یوم تحفظ وغیرہ

"یوم تکبیر" رب العزت کی کبریائی و بڑائی اور عبادت پر تو دلالت کرتا ہے مگر اس ذات کبریا کی مخلوق میں اس کی ودیعت کردہ صلاحیتوں اور خوبیوں کا اظہار نہیں کرتا۔

مسرت و شادمانی کے ایام میں اللہ تعالی کی عبادت و تکبیر و تسبیح مناسب ہے نہ کہ عبادت کے موقع پر خوشی کا اظہار' بلکہ عبادت کے اظہار میں فقط عاجزی مطلوب ہے۔

دیکھئے مسلمانوں کے لئے خوشی کے دو تہوار مقرر ہیں ان میں عبادت تکبیر و تسبیح بہت ہوتی ہے لیکن نام میں اس وصف کا نہیں بلکہ انسانوں کی مسرت کے اظہار کا پہلو نمایاں ہے۔ نام یوم تکبیر نہیں بلکہ عید الفطر اور عید الاضحی رکھا گیا کہ ان ایام میں بعض ایسے امور بھی مباح قرار پائے جو عبادات کے لئے مخصوص مواقع پر مکروہ اور ناپسندیدہ سمجھے جاتے ہیں۔ مثلا فخر و مباہات پر مشتمل اشعار اور نغمات وغیرہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عید کے دن ان کے ہاں تشریف لائے وہاں دو لڑکیاں منیٰ کے دنوں میں دف بجا رہی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ جنگ بعاث میں انصار کو جو کچھ پیش آیا گا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کپڑا لپیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے انہیں ڈانٹا تو آنحضرت ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا:

ابوبکر! انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو' یہ عید کا دن ہے ایک روایت میں آیا ہے۔ ہر قوم کے لئے عید (خوشی کا تہوار) ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔ (بخاری و مسلم)

مثلا ۲۸ مئی کو "یوم جرات" کے نام سے موسوم کرکے منایا جاتا اور اس دن رب تعالی کی کبریائی و بڑائی کو بیان کیا جاتا' سجدہ شکر بجا لایا جاتا--- اگر جوش و مسرت کے اظہار میں فخر و مباہات کے طور پر ناپسندیدہ امور کا اظہار بھی ہو جاتا تو امید ہے کہ عنداللہ معفوعنہ ہو جاتا کیونکہ

بقیہ صفحہ نمبر ۴۵